21576 - اصلاح کرنے والوں اور دعاۃ کی عزتیں

سوال

ان آخری آیام میں دعوت دینے والوں کی عزت ظاہری طور پر اچھالی جانے لگی ہے اور انہیں مختلف جماعتوں میں تقسیم اور ان کی نسبت کی جانے لگی ہے آپ کی اس میں کیا رائے ہے ؟

پسندیدہ جواب

بلاشبہ اللہ تعالی عدل وانصاف اور احسان کا حکم دیتا ہے اور ظلم ودشمنی اور زیادتی سے منع فرماتا ہے ، اور اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وہی دے کر مبعوث کیا جو ان سے پہلے انبیاء ورسل کو دیا گیا تھا کہ وہ دعوت توحید اور اللہ تعالی کی خالص عبادت کی دعوت پھیلائیں ۔

اور اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عدل وانصاف قائم کرنے کا حکم دیا اور اس کے خلاف ظلم وزیادتی اور غیر اللہ کی عبادت سے روکا ہے ، اور اسی طرح فرقہ بندی اور لوگوں کے حقوق پر ظلم وزیادتی کرنے سے بھی منع فرمایا ہے ۔

اس دور میں بہت زیادہ پھیل چکا ہے کہ بہت سے علم ودعوت اور خیر وبھلائی کے کاموں کی طرف منسوب لوگ اپنے دوسروں مشہور دعاۃ اور واعظ حضرات کی عزت اچھالتے ہیں ، اور وہ طالب علموں اور دعوت وتبلیغ کا کام کرنے والوں کی بارہ میں باتیں کرتے ہیں ۔

اور یہ سب کچھ ان کی مجالس میں چوری چھپے ہوتا اور بعض اوقات کیسٹوں میں ریکارڈ کر کے لوگوں میں بھی پھیلایا جاتا ہے ، اور بعض اوقات ایسے کام اعلانیہ اور ظاہری طور پر بھی مساجد میں عمومی دروس کے اندر کیے جاتے ہیں ، یہ ایک ایسا کام ہے جو اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی اعتبار سے مخالفت ہے جن میں سے چند ایک یہ ہیں :

اول :

یہ دوسرے مسلمانوں کے حقوق پر زیادتی ہے ، بلکہ لوگوں میں سے خاص طور لوگ طالب علم اور دعوتی کام کرنے والے واعظ جنہوں نے اپنی کوششوں کو لوگوں کی راہنمائی اور ان کے عقائد ومنہج کو صحیح صرف کیا اور دروس اور تقاریری پروگرام کو منظم کرنے اور نفع مند کتب تالیف کرنے میں جدوجہد اور اپنی کوششیں صرف کیں ۔

دوم :

یہ کہ مسلمانوں کی وحدت واجتماعیت میں تفریق اور ان کی صفوں کو چیرنے کے مترادف ہے ، حالانکہ مسلمان تو وحدت واجتماعیت کے محتاج ہیں اور تفرقہ اور اختلافات اور آپس میں کثرت سے قیل وقال سے دور رہنے کی ضرورت ہے ۔

اور خاص کر ان دعاۃ اور واعظین کے بارہ میں باتیں کرنا جو اہل سنت اور سلفی منہج سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ بدعات اور خرافات کے خلاف لڑنے میں معروف مصروف ہیں اور اس ان بدعات وخرافات کی دعوت دینے والوں کے سامنے ڈٹ جانے والے اور ان کی سازشوں اور عیبوں کے پردہ کو چاک کرنے والے ہیں ۔

ہم تو اس طرح کے عمل میں کوئی مصلحت نہیں دیکھتے لیکن ان میں صرف ان دشمنوں کے لیے ہی مصلحت نظر آتی ہے جو اہل کفر ونفاق ہیں اور مسلمانوں کو نقصان دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں ، یا پھر اس میں بدعتی اور گمراہ لوگوں کے لیے ہی مصلحت نظر آتی ہے ۔

سوم :

اس عمل میں علمانی نظریہ اور مغربیت کا ذہن رکھنے والوں اور ملحد قسم کے لوگوں کا تعاون مدد ہے ، جن کے بارہ میں مشہور ہے کہ وہ دعوتی کام کرنے والوں کی عزت اچھالتے ہیں اور ان پر جھوٹے الزام لگاتے ہیں اور اپنی تحریر اور تقریر میں لوگوں کو ان کے خلاف ابھارتے ہیں ۔

یہ کوئی اسلامی اخوت وبھائی چارہ نہیں کہ یہ جلدباز لوگ اپنے دشمنوں کی اپنے طالب علم اور دعوتی کام کرنے والے بھائیوں وغیرہ کے خلاف مدد کریں ۔

چہارم :

اس عمل سے ہر خاص اور عام شخص کے دل میں فساد کا بیج بونا ہے اور جھوٹ وبہتان اور باطل افواہوں کی نشر وترویج ہے ، اور یہ غیبت چغلی کی کثرت کا سبب ہے اور کمزور نفوس کے مالک لوگوں کے لیے شر کے دروازے کو کھولنا ہے جن کی عادت ہی شبہات اور فتنہ پھیلانا ہے ، اور وہ مومنوں کو بغیر کسی جرم کے اذیتوں سے دوچار کرتے ہیں ۔

پنجم :

جو کلام بھی کہی جاتی ہے اس میں سے بہت سی کی تو کوئی حقیقت ہی نہیں ہوتی بلکہ یہ تو صرف وہم وگمان ہوتے ہیں جنہیں شیطان ان کے لیے مزین کردیتا ہے اور انہیں دھوکہ دیتا ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے :

{اے ایمان والو! بہت سے بدگمانیوں سے بچو یقین جانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے} الحجرات (12) ۔

اور مومن کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے دوسرے مومن بھائی کی کلام کو اچھے انداز سے لے اور اسے اچھے معانی پہنائے ، سلف میں سے کسی کا کہنا ہے کہ : اپنے بھائی کے منہ سے نکلے ہوئے کلمہ کے بارہ میں سوء ظن نہ رکھو بلکہ اس میں کوئی خیر تلاش کرنے کی کوشش کرو اور اچھے معنی پر محمول کرو ۔

ششم :

اور بعض طلباء اور علماء کرام کا وہ اجتہاد جن مسائل میں اجتہاد جائز ہے تو اس اجتہاد میں صاحب اجتہاد اگر اجتہاد کرنے کا اہل ہو تو اس کا کوئی مؤاخذہ نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اس پر بات کی جاسکتی ہے اور اگر اس میں کسی دوسرے میں اس کی مخالفت کی ہو تو اس سے اچھے انداز میں بحث کرنی چاہیئے اور اس میں بھی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ سب سے قریب ترین راہ سے حق تک پہنچا جائے اور شیطان کے وسوسوں اور مومنوں کے درمیان اختلاف کو ختم کردینا چاہیئے ۔

اور اگر یہ نہ ہوسکے اور کوئی یہ دیکھے کہ اس مخالفت کو ضرور بیان کرنا چاہیئے تو پھر کسی اچھی سی عبارت اور احسن انداز میں اور اشارہ کنایہ سے بغیر کسی جرح قدح اور ھجوم کے یا پھر اقوال میں اختلاف کے بغیر کرنا چاہیے جو کہ بعض اوقات حق کو رد کرنے کا باعث بنتا ہے ۔

کیونکہ یہ حق سے اعراض کا بھی باعث بن سکتا ہے ، اور نہ ہی لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے یا پھر نیتوں پر حملے کیے جائیں یا پھر ایسے ہی کلام میں زیادتی کی جائے جس کی ضرورت ہی نہیں ، اس طرح کے معاملات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے :

ان لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں ۔

تو میں اپنے ان بھائیوں کو جو واعظین کے عزت اچھالنے کی کوشش کرتے ہیں یہ نصیحت کروں گا کہ وہ جو کچھ اپنے ہاتھوں سے لکھ چکے یا پھر اپنی زبانوں سے نکال چکے ہیں جو بعض نوجوانوں کے دلوں کے فساد کا باعث بن چکا ہے اس سے اللہ تعالی کے سامنے توبہ کریں اور اس کی جانب رجوع کریں ۔

اس چیز نے نوجوانوں کے دلوں میں حسد و بغض اور کینہ وحقد پیدا کردیا اور انہیں نفع مند علم کے حصول کے منع کررکھا ہے ، اور اسی طرح قیل وقال اور واعظین کے بارہ میں کثرت کلام کی بنا پر دعوت الی اللہ کا بھی نقصان ہوا ، اور لوگوں کو ناراض کرنے والی غلطیوں کی تلاش و تتبع اور اس میں تکلف کرنا یہ سب کچھ نقصان دہ ہے اس سے توبہ کرنی چاہیئے ۔

اور میں انہیں یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ جو کچھ وہ کربیٹھے ہیں اس کا کفارہ ادا کریں چاہے وہ لکھنے کی صورت میں ہو جس میں وہ اپنے آپ کو اس فعل سے بری کرائیں اور جن لوگوں نے ان کی بات سن کر اپنے ذہنوں میں غلط قسم کے خیالات پیدا کرلیے تھے ان کے ذہن بھی صاف کریں ۔

اور انہیں چاہیے کہ وہ اللہ تعالی کے تقرب والے اور نتائج دینے والے اعمال کریں جو کہ اللہ کے بندوں کے لیے بھی نفع مند ہوں ، اور پھر وہ کسی کی مطلقا تکفیر کرنے یا پھر اسے فاسق اور بدعتی کہنے میں جلد بازي سے پرہیز کریں بلکہ انہیں اس میں اس وقت تک نہیں پڑنا چاہیے جب تک کہ ان سے پاس ایسی چیزوں کے دلائل نہ ہوں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس نے بھی اپنے کسی (مسلمان) بھائی کو کافر کہا تو ان دونوں میں سے کسی ایک نے اس کا گناہ حاصل کرلیا) صحیح بخاری و صحیح مسلم ۔

حق کے داعی اور طالب علموں کے مشروع ہے کہ جب بھی ان پر اہل علم وغیرہ کی کوئی کلام یا کوئی مسئلہ مشکل ہو اس میں یا اشکال پیش آئے تو انہیں چاہیے کہ معتبر علماء سے اس کے بارہ میں رجوع کریں اور ان سے اس اشکال کا حل طلب کریں تاکہ وہ انہیں اس معاملہ کو بیان کرسکیں اور انہیں اس کی حقیقت کا علم دیں ۔

اور ان کے ذہنوں میں پیدا ہونے والے اشکالات وشبہات اور تردد کو ختم اور زائل کریں ، اس طرح وہ اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان پر عمل پیرا بھی ہوسکیں گے :

فرمان باری تعالی ہے :

.{جہاں انہیں کوئی خبر امن یا خوف کی ملی انہوں نے اسے مشہور کرنا شروع کردیا ، حالانکہ اگر یہ لوگ اسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے اولی الامر کے حوالے کردیتے جو ایسی باتوں کی تہ تک پہنچنے والے ہیں تو اس کی حقیقت وہ لوگ معلوم کرلیتے جو نتیجہ اخذ کرتے ہیں ، اور اگر اللہ تعالی کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو چند گنے چنے لوگوں کے علاوہ تم سب شیطان کے پیروکار بن جاتے}.النساء (83) ۔

ہم اللہ سبحانہ وتعالی سے دعاگو ہیں کہ وہ سب مسلمانوں کے حالات درست فرمائے اور ان کے دلوں کو اور اعمال کو تقوی پر جمع کردے ، اور مسلمانوں کے سب علماء اور سب دعاۃ و واعظین حق کو اپنی رضا اور اپنے بندوں کے فائدہ مند کام کرنے کو توفیق عطا فرمائے ۔

اور ان کے کلمہ کو ھدایت پر جمع کرے اور تفرقہ واختلافات کے اسباب سے بچا کر رکھے ، اور ان کے ساتھ حق کی مدد و نصرت فرمائے اور باطل کو نیچا اور ذلیل کرے بلاشبہ اللہ تعالی اس کا کارساز اور اس پر قادر ہے ۔

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام اور جو بھی قیامت تک ان کی پیروی کرے رحمتیں نازل فرمائے ، آمین ۔

واللہ اعلم .